Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade—'A'
(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No.:..........

Date : 27.05.2020

B.A (Part-III) Urdu-Hons

Paper – VII

Topic – Ismat Chughtaie Ke Novel Negaree

Dr Zarina Rahman
Associate Professor
Deptt of Urdu. L. S. College. Muzaffarpur

Contact No – 9334940186

Contact day and time —

Fri. Sat – 11 AM to 1 P.M

Zarina Rahman
27.05.2020

۳- عصمت چغتائی کی ناول نگاری

اردو ادب میں عصمت چغتائی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ۔ انہوں نے ناول نگاری کے فن کو فنکارانہ اظہار کی جرات عطا کی ہے ۔ جب ہم عصمت کی تمام تصانیف پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان میں ہر قسم کے اصناف موجود ہیں ۔ انکی تصانیف میں مضمون، ڈرامے، افسانے اور ناول سبھی موجود ہیں ۔ انکی اتنی شہرت اور مقبولیت ٹیڑھی لکیر کے ذریعہ ہی ہوئی ۔ انکے تمام ناولوں میں ٹیڑھی لکیر کی ایک خاص اہمیت ہے ۔ انکی تصانیف پر نظر کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حقائق حیات کی ترجمانی انکے ناول کے اہم موضوع ہیں ۔ زندگی کی کڑوی حقیقتوں کے اظہار میں وہ تکلف سے کام نہیں لیتی ہیں بلکہ ان حقیقتوں کو بلا جھجک اپنے ناولوں میں پیش کر دیتی ہیں ۔ اسی وجہ سے بعض لوگ ان پر اظہار کی برہنگی کا الزام لگاتے ہیں ۔ یہ صحیح ہے کہ انکے اظہار میں بے باکی اور بے تکلفی ہے لیکن یہ ایسی نہیں ہے کہ اسے عریانی یا برہنگی تصور کی جائے ۔ ابتدا سے ہی عصمت کا ماحول ہی کچھ اس طرح کا تھا جس کی وجہ سے انکے طرز اظہار میں بے باکی اور بے تکلفی آگئی ۔ تحریر کی اسی بے باکی کو عریانی یا برہنگی کہنا بالکل ناانصافی ہے ۔ انکی تحریر کی نسوانیت اسکی نشاندہی کرتی ہیں کہ وہ جنسی مسائل کو بھی چھیڑنے میں بھی احتیاط پیش نظر رکھتی ہیں ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عصمت چغتائی نے پہلی مرتبہ ناول نگاری کے لئے ایسا راستہ کا انتخاب کیا جو پہلے سے جانا پہچانا ہوا نہیں تھا ۔ عورت ہونے کے باوجود انہوں نے جنسی مسائل پر لکھا ۔ انہوں نے اپنے ناولوں میں زندگی کی حقیقتوں پر پردہ نہیں ڈالا بلکہ انہیں بالکل صداقت کے ساتھ اپنی تحریر میں پیش کر دیا ۔ انکے فن کی اسی خوبی کی وجہ سے ناول نگاری میں انکا ایک ممتاز اور منفرد مقام تسلیم کیا گیا ہے ۔ بقول آل احمد سرور ؛

> "عصمت نے ہندوستان کے متوسط طبقے اور مسلمانوں کے شریف خاندانوں کی بھول بھلیاں کو جس جرأت اور بے باکی سے بے نقاب کیا ہے اس میں انکا کوئی شریک نہیں ۔ وہ ایک باغی کا ذہن، ایک شوخ عورت کی طاقت ؛

ایک فنکار کی بے لاگ اور بے رحم نظر رکھتی ہیں
وہ عورت ہیں مگر اس سے زیادہ ایک فنکار"

عصمت خاص طور سے اپنے ناولوں میں نسوانی کرداروں کو زیادہ ابھارنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چونکہ وہ خود بھی عورت ہیں اسلئے عورتوں کی نفسیات کی صحیح اور مکمل ترجمانی کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنے کرداروں کے خارجی پیکر کی تشکیل کے ساتھ انکی اندرونی شخصیتوں کی تعمیر کی طرف بھی پوری طرح توجہ دی ہے۔ "ضدی" کی آشا، "ٹیڑھی لکیر" کی شمن اور معصومہ کی "معصومہ" اسکی مثال میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ "ضدی" میں رومانیت غالب ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں حقیقت نگاری کا معیار مجروح ہو گیا ہے۔ اسکا ہیرو پورن ایک جذباتی نوجوان ہے وہ ایک ایسی لڑکی سے عشق کرتا ہے جو پورن کے خاندانی معیار پر پوری نہیں اترتی پورن اور آشا دونوں ایک دوسرے سے جذباتی رشتہ رکھتے ہیں، عشق کرتے ہیں لیکن سماجی آداب نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔
پورن غم کی وجہ سے بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ آخر میں اسکی شادی بھی کر دی جاتی ہے لیکن اس پر اسکا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے اور اسکی حالت دن بدن خراب ہی ہوتی جاتی ہے۔ آخر وقت میں والدین کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے اور وہ آشا کی خوشامد کرکے پورن کی تیمارداری کے لئے لاتے ہیں۔ پورن زندگی کے آخری اوقات میں ہے لیکن آشا کو دیکھکر اسکی خواہش حیات تیز ہو جاتی ہے۔ اسکی یہ خواہش پوری نہیں ہو پاتی اور وہ دم توڑ دیتا ہے۔ اسکے بعد آشا اپنے عاشق کی لاش کے ساتھ اپنے آپ کو بھی نذر آتش کر دیتی ہے۔ اس ناول سے قدیم معاشرتی روایتوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور یہ بالکل غیر فطری اور مصنوعی معلوم ہوتا ہے۔ علی عباس حسینی کا خیال ہے —

"ممکن ہے غیر معمولی مزاج کے لوگ ایسے حقیقت نگاری کہیں ہمیں تو اس میں ایک خالص مصنوعی کردار کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ پروانہ و شمع کی روداد عشق روزانہ کا مشاہدہ ہے۔ لیکن پورن کی محبوبہ کا

سستی ہوتا ہے نہ تو روزانہ زندگی ہے اور نہ اس سے
دل پر کوئی خاص اثر پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ ایک طرح
کا اطمینان محسوس ہوتا ہے کہ چلو اس مجمعے سے
ان دونوں دولہا دلہن ہی نے نہ نجات پائی بلکہ
ہم بھی چھوٹے۔"

بہرحال اس ناول کا مجموعی اثر اصلاحی ہے۔ روایت پرستی اور قدامت پسندی کی وجہ سے خاندان کی تباہی و بربادی کا اثر انگیز نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ اسکی کردار نگاری میں وہ تنوع نہیں ہے جو "ٹیڑھی لکیر" میں ہے۔ اپنے دوسرے ناولوں کے برعکس "ٹیڑھی لکیر" کی کردار نگاری بہت حد تک مکمل ہے۔ اسکی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ "ٹیڑھی لکیر" کے کردار اور ناول نگار ایک دوسرے سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور انکے بیچ کوئی دوری حائل نہیں ہے۔ "ٹیڑھی لکیر" کی کردار نگاری میں عصمت نے اپنے فنکارانہ ہوشمندی کا ثبوت دیا ہے۔

عصمت اپنے ناولوں کے پلاٹ کی تعمیر و تشکیل میں فنکارانہ شعور سے مدد لیتی ہیں۔ وہ ناول نگاری کی تکنیک کو پوری کامیابی کے ساتھ برتنے میں مہارت رکھتی ہیں۔ ضدی میں پلاٹ کچھ ڈھیلا ہے۔ لیکن "ٹیڑھی لکیر" اور "معصومہ" کے پلاٹ میں جامعیت ہے۔ خاص کر "ٹیڑھی لکیر" کا پلاٹ سیدھا سادا نہیں ہونے کی وجہ سے پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اسکے پلاٹ میں تہہ داری اور معنی خیزی ہے۔ ضدی اور معصومہ کے پلاٹ کے مقابلے میں "ٹیڑھی لکیر" کا پلاٹ اس لئے بھی دلکش ہے کہ اسکا اسلوب سوانحی تو ہے مگر "امراؤ جان ادا" اور "نرملا" کی طرح خارجی سطح پر مبالغہ بیانیہ نہیں ہے۔ مرزا رسوا اور پریم چند نے اپنے کرداروں کی انفرادی شخصیت کی تشکیل میں زیادہ محنت نہیں کی ہے عصمت کے ناولوں کے پلاٹ میں مقصدیت اور افادیت کا پہلو ہے لیکن وہ پروپیگنڈائی ذہنیت سے محفوظ ہیں۔ عصمت نے اپنی مقصدیت پسندی کو فنکارانہ احتیاط کے ساتھ پلاٹ میں سمو دیا ہے۔ طرز تحریر کی توانائی

خصوصیت نے بھی پلاٹ کو جلا بخشی ہے۔

عصمت چغتائی کے ناولوں میں فضا آفرینی اور معاشرہ نگاری کا عنصر پس منظر کے شکنجے کے انداز میں پیش کی گئی ہے۔ عصمت کے ناولوں میں معاشرے کی تصویر خارجی کم اور داخلی زیادہ نمایاں کی گئی ہے۔ یہاں فضا آفرینی ناول نگار کے بیانات کے ذریعہ کم ہوتی ہے اور کرداروں کے خیالات و احساسات کے توسط سے بھی۔ اپنے ناول "ضدی" میں عصمت نے معاشرے کی تصویر ہی پیش نہیں کی ہے بلکہ نہایت نرم لہجے میں معاشرے پر کہیں کہیں طنز و تشنیع بھی کی ہے۔ معصومہ میں بھی اسی طرح کی معاشرتی تصویر سامنے آتی ہیں۔ لیکن اس لحاظ سے ان کا سب سے اہم ناول "ٹیڑھی لکیر" ہی ہے۔ عصمت نے ہندوستان کے متوسط طبقے اور مسلمانوں کے شریف خاندانوں کی کھوکھلے پن کو جس جرأت اور بے باکی سے بے نقاب کیا ہے اس میں ان کا کوئی شریک نہیں۔

عصمت کا اسلوب تمام دوسرے ناول نگاروں سے منفرد اور خوبصورت ہے۔ اس میں طنز آمیز بے باکی کا عنصر اتنا حاوی ہے کہ کبھی کبھی اسی وجہ سے ان پر عریاں نگار ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن اسلوب کا بیان ایسے اسلوب کی دلکشی کو ماند نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر احسن فاروقی نے نہایت مناسب بات کہی ہے کہ

"ان کی طنز کی قوت کمال کی ہے۔ انکو اخلاقی، تعلیمی، مذہبی، ادبی غرض ہر قسم کے ڈھونگ سے نفرت ہے۔ اور اس نفرت کو وہ لطیف طنز کے ذریعہ ظاہر کرتی ہیں۔ وہ ہماری لاشعوری زندگی کی چھوٹی سی چھوٹی ان پوشیدہ حقیقتوں کو نکال لاتی ہیں جن پر اخلاق، مذہب اور تہذیب پردے ڈال کر ہمارے اخلاق کو خراب کر رہے ہیں۔ اور ان کا بیان اس طنز سے بھر کر کرتی ہیں کہ ہمیں اس تمام ڈھونگ سے نفرت ہو جاتی ہے۔"

یہ صحیح ہے کہ خواتین میں عصمت سب سے بہتر لکھنے والی ہیں۔ ان کے اندر کہانی کہنے کا سلیقہ موجود ہے۔ اپنے ناول کے موضوعات کے لئے وہ زندگی کے اونچے پہلو کو منتخب کرتی ہیں۔ متوسط طبقوں کے مصائب اور خاص طور پر عورتوں کے مسائل کو پیش کرتی ہیں۔